از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 مئی 1960

رام نگر کین اینڈ شوگر کمپنی لمیٹڈ۔

بنام

جتن چکرورتی ودیگراں۔

(پی بی گجیندر گڈکر، کے این وانچو اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

تخریبی سرگرمیاں- عوامی مفاد عامہ کے ادارے- حریف یونین کے ساتھ مصالحت کے التوا میں مزدوروں کی ہڑتال- تصفیہ، کیا تمام کارکنوں پر پابند ہے- ہڑتال کی قانونی حیثیت- مغربی بنگال سیکیورٹی ایکٹ، 1950 (مغربی بنگال XIX، سال 1950)، دفعات 2 (9) (e) ، وضاحت (ii)- صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14، سال 1947)، دفعات 18(3)(d)، 22(1)(d)، 24(1)(i)۔

جہاں کسی عوامی مفاد عامہ کے ادارے میں کام کرنے والوں کی دو حریف یونین، چینی کی صنعت، کارکنوں کے پورے جسم کا احاطہ کرتے ہوئے مطالبات پیش کرتی ہے اور جب کہ ان میں سے ایک آجر کے ساتھ مصالحتی کارروائی کرتا ہے، دوسرا ہڑتال شروع کرتا ہے، اس طرح کی مصالحتی کارروائی میں طے پانے والا کوئی بھی بندوبست صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 18(3)(d) کے تحت تمام ملازمین کو پابند کرے گا، اور ہڑتال، ایکٹ کی دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات کی معقول تعمیر پر، اس کی خلاف ورزی کے مترادف ہوگی اور اس ایکٹ کی دفعہ 24(1)(i) کے تحت غیر قانونی ہونی چاہیے۔

یہ ضروری نہیں تھا کہ مزدوروں کو مصالحت کار کے سامنے ہونے والے بندوبست پر پابند کیا جائے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ اس یونین سے تعلق رکھتے ہیں جس نے مصالحت کی کارروائی میں حصہ لیا تھا، کیونکہ ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت پالیسی اس طرح کے بندوبست کو توسیع دینا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایسو سی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ، پوربندر بنام ان کے کارکنان، [1960] 3ایس سی آر 157 اور میسرز نیو بھارت موٹرز (پی) لمیٹڈ بنام کے ٹی مورس، [1960] 3ایس سی آر 350، کا حوالہ دیا گیا۔

نتیجتاً، جہاں نچلی عدالتیں، قانون کے غلط نظریہ پر، کچھ کارکنوں کو مغربی بنگال سیکورٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کے تحت غیر قانونی ہڑتال میں شامل ہونے پر تخریبی سرگرمی کے جرم سے اس بنیاد پر بری کر دیتی ہیں کہ حریف یونین جس سے ان کا تعلق تھا، مصالحتی کارروائی میں فریق نہیں تھا، اس طرح کی بریت کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 96، سال 1959۔

مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، کرشنا نگر، نادیہ میں، جی آر کیس نمبر 69، سال 1954 میں، مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے 3 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والے فوجداری نظر ثانی نمبر 1577، سال 1956 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 19 اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دفتری اور پی کے چٹرجی۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

5.1960 مئی۔

عدالت کا فیصلہ گجیندر گڈکر جسٹس نے سنایا۔

گجیندر گڈکر، جسٹس: خصوصی اجازت کی یہ اپیل صنعتی تنازعات ایکٹ، 14، سال 1947، (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات کی تعمیر اور اثر کے بارے میں ایک مختصر سوال اٹھاتی ہے۔ اپیل کنندہ، رام نگر کین اینڈ شوگر کمپنی لمیٹڈ، کلکتہ، بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے تحت شامل ایک کمپنی ہے اور چینی بنانے کا کاروبار کرتی ہے جو ضلع نادیہ کے پلاسی میں واقع اس کی فیکٹری میں ایک ضروری شے ہے۔ اپیل کنندہ کو 8 اکتوبر 1953 کو اس سلسلے میں باضابطہ طور پر جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے عوامی افادیت کا ادارہ یا خدمت قرار دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ اپنے کاروبار میں عارضی مزدوروں کو چھوڑ کر تقریباً 545 مستقل مردوں اور 703 موسمی مردوں کو ملازمت دیتا ہے۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ ملازم کارکنوں کی اکثریت کا تعلق رام نگر کین اینڈ شوگر کمپنی ایمپلائز یونین

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(جسے اس کے بعد ایمپلائز یونین کہا جاتا ہے) سے ہے، جبکہ کارکنوں کی ایک اقلیت کا تعلق حریف یونین سے ہے جسے رام نگر شوگر مل کارکن یونین (جسے اس کے بعد کارکن یونین کہا جاتا ہے) کہا جاتا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 9 دسمبر 1953 کو کارکن یونین نے اپیل کنندہ کے سامنے دستاویزِ مطالبات پیش کیا۔اس کے بعد 20 جنوری 1954 کو ایمپلائز یونین کی طرف سے اسی طرح کے دستاویزِ مطالبات جاری کیا گیا۔اسی دن کارکن یونین نے اپیل کنندہ کو ہڑتال کا نوٹس جاری کیا۔یکم فروری 1954 کو مصالحتی افسر کے سامنے ایک میٹنگ ہوئی جس میں ایمپلائز یونین اور اپیل کنندہ نے شرکت کی۔مذکورہ میٹنگ کا نوٹس کارکن یونین کو بھی جاری کیا گیا تھا۔2 فروری 1954 کو اپیل کنندہ نے مصالحتی افسر کو مشورہ دیا کہ وہ اس معاملے پر دونوں یونینوں کے نمائندوں کے ساتھ الگ سے بات چیت کرے لیکن اس تجویز پر کارکن یونین نے اعتراض کیا۔اس کے بعد مذکورہ یونین نے مصالحتی افسر کو مطلع کیا کہ اس نے فرض کیا ہے کہ مصالحت ناکام ہو گئی ہے۔ نتیجتاً 3 فروری 1954 کو مصالحتی افسر نے صرف کارکن یونین کے ساتھ صلح کی ناکامی کے بارے میں ایکٹ کی دفعہ 12، ذیلی دفعہ (4) کے تحت اپنی رپورٹ بھیجی۔25 فروری 1954 کو، اپیل کنندہ اور ایمپلائز یونین ایک بندوبست پر پہنچے، اور اسے فرد تصفیہ کی شکل میں درج کیا گیا جس پر دونوں فریقوں نے باضابطہ دستخط کیے تھے۔دریں اثنا، 13 فروری 1954 کو کارکن یونین نے ہڑتال شروع کی۔اس ہڑتال کے نتیجے میں گیارہ جواب دہندگان کے خلاف مغربی بنگال سیکیورٹی ایکٹ، XIX، سال 1950 کی دفعہ 11 کے تحت ایک فوجداری شکایت درج کی گئی اور بعد میں ان کے خلاف الزام عائد کیا گیا۔

مذکورہ مدعاعلیہان کے خلاف الزام میں جو مقدمہ وضع کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ 13 فروری 1954 کو یا اس کے آس پاس پلاسی میں ان میں سے ہر ایک نے تخریبی کارروائیاں کیں جن کا مقصد رام نگر کین اینڈ شوگر کمپنی لمیٹڈ کے کام میں رکاوٹ ڈالنا، تاخیر صنعتی عمل یا اسے محدود صنعتی عمل تھا، جو ایک ضروری شے چینی کی پیداوار کے لیے عوامی افادیت کا ادارہ تھا۔جواب دہندگان نے کافی حد تک اس بنیاد پر الزام میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی کہ زیر بحث ہڑتال غیر قانونی نہیں تھی۔اس بات سے انکار نہیں کیا گیا کہ وہ 13 فروری 1954 کو ہڑتال پر چلے گئے تھے۔تاہم، اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ ہڑتال جائز تھی اس لیے الزام عائد کیے گئے جرم کو ثابت نہیں کہا جا سکتا۔فاضل مجسٹریٹ نے مدعاعلیہان کی درخواست کو برقرار رکھا اور مدعاعلیہان کو بری کر دیا۔اپیل کنندہ نے کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے نظرثانی کی درخواست کو ترجیح دے کر بری حکم برأت کی درستگی کو چیلنج کیا۔تاہم، اس کی نظرثانی کی درخواست ناکام ہو گئی کیونکہ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ہڑتال غیر قانونی نہیں تھی اور ٹرائل مجسٹریٹ کے نتیجے سے اتفاق کیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے مذکورہ عدالت عالیہ کے سامنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی لیکن اس کی درخواست خارج کر دی گئی۔ پھر اپیل کنندہ نے اس عدالت سے خصوصی اجازت کے لیے درخواست دی اور حاصل کی ؛ اور اس کی طرف سے ہمارے سامنے جو واحد نقطہ اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نتیجے پر پہنچ کر کہ زیر بحث ہڑتال غیر قانونی نہیں تھی، نچلی عدالتوں نے ایکٹ کی دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات کو غلط سمجھا ہے۔

اس بات پر غور کرنے سے پہلے مغربی بنگال سیکورٹی ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کا حوالہ دینا مناسب ہے۔ اس ایکٹ کے دفعہ 11 میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی تخریبی فعل کرتا ہے تو اسے پانچ سال تک کی قید یا جرمانے یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔ دفعہ 2(9)(e) تخریبی قانون کی تعریف اس طرح کرتی ہے کہ اس کا مطلب کوئی بھی ایسا عمل ہے جس کا مقصد یا اس سے رکاوٹ، تاخیر یا پابندی کا امکان ہو-(i) کوئی کام یا عمل، یا(ii) نقل و حمل یا نقل و حمل کا کوئی ذریعہ، جو کسی بھی ضروری شے کی صنعتی عمل خریداری، فراہمی یا تقسیم کے لیے ضروری ہے، سوائے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 میں بیان کردہ صنعتی تنازعہ کو آگے بڑھانے کے۔ اس تعریف کی وضاحت (2) میں کہا گیا ہے کہ صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 24 میں بیان کردہ غیر قانونی ہڑتال یا غیر قانونی تالا بندی کو ذیلی شق (e) کے مقاصد کے لیے صنعتی تنازعہ کو آگے بڑھانے کا عمل نہیں سمجھا جائے گا۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ اگر اعتراض شدہ ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے تو یہ ایک تخریبی عمل ہو گا جیسا کہ مغربی بنگال سیکورٹی ایکٹ کی دفعہ 2(9)(e) میں بیان کیا گیا ہے۔ اس موقف کو نچلی عدالتوں میں قبول کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے فیصلے کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا زیر بحث ہڑتال ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت غیر قانونی ہڑتال ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 24 میں، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ہڑتال دفعہ 22 یا دفعہ 23 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شروع کی جاتی ہے یا اس کا اعلان کیا جاتا ہے تو یہ غیر قانونی ہو گی۔ یہ ہمیں دفعہ 22 کی توضیعات کی طرف لے جاتا ہے، اور ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ آیا 13 فروری 1954 کو ہڑتال شروع کرنے میں، جواب دہندگان نے ایکٹ کی دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات کی خلاف ورزی کی تھی۔ دفعہ 22(1)(d) میں کہا گیا ہے کہ عوامی افادیت خدمات میں ملازم کوئی بھی شخص مصالحتی افسر کے سامنے کسی بھی مصالحتی کارروائی کے التوا کے دوران اور اس طرح کی کارروائی کے اختتام کے سات دن بعد معاہدے کی خلاف ورزی پر ہڑتال پر نہیں جائے گا۔ اس توضیع کا اثر واضح ہے۔ اگر مصالحتی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران عوامی افادیت خدمات میں ہڑتال کا اعلان کیا جاتا ہے تو یہ غیر قانونی ہے۔ کیا اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کے درمیان متعلقہ وقت پر کوئی مصالحتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کارروائی زیر التوا تھی؟ یہ وہ سوال ہے جو موجودہ اپیل میں جواب طلب کرتا ہے۔ جواب دہندگان کا دعوی ہے کہ کارکن یونین جس سے ان کا تعلق تھا، نے 2 فروری 1954 کو مصالحتی کارروائی چھوڑ دی تھی، اور درحقیقت مصالحتی افسر نے 3 فروری 1954 کو اس سلسلے میں اپنی ناکامی کی رپورٹ پیش کی تھی؛ اور اس لیے کارکن یونین اور اپیل کنندہ کے درمیان 5 فروری 1954 کے بعد کوئی مصالحتی کارروائی زیر التوا نہیں تھی، کسی بھی صورت میں جب حکومت کو مصالحتی افسر کی ناکامی کی رپورٹ موصول ہوئی۔ دوسری طرف، اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ ایمپلائز یونین کے ساتھ مفاہمت کی کارروائی 25 فروری 1954 تک جاری رہی، اور درحقیقت اس تاریخ کو فریقین کے درمیان بندوبست طے پایا اور ان کے دستخط ہوئے۔ اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور ایمپلائز یونین کے درمیان مصالحتی کارروائی کا التوا اس ہڑتال کو غیر قانونی بناتا ہے جس میں جواب دہندگان نے 13 فروری 1954 کو شمولیت اختیار کی تھی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ چونکہ یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ مدعا علیہان کا تعلق ایمپلائز یونین سے ہے اس لیے یہ ماننا ممکن نہیں ہوگا کہ ان کے اور اپیل کنندہ کے درمیان کوئی مصالحتی کارروائی زیر التوا ہے۔ یہ اس نظریے کی درستگی ہے جسے ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔

اس اپیل میں اس طرح اٹھائے گئے حریف تنازعات کی خوبیوں کو سراہتے ہوئے ایکٹ کی اسکیم کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ اس بات پر اب اچھی طرح سے اتفاق کیا گیا ہے کہ کسی معاملے کے بارے میں صنعتی تنازعہ صرف اس وقت اٹھایا جا سکتا ہے جب یہ کسی مزدور تنظیم کے ذریعے یا کسی اور ذریعے سے مزدوروں کے ایک گروہ کی طرف سے پیش کیا جائے۔ جب کوئی صنعتی تنازعہ اس طرح اٹھایا جاتا ہے اور اس کا فیصلہ یا تو بندوبست کے ذریعے یا کسی ایوارڈ کے ذریعے کیا جاتا ہے تو اس کے عمل کا دائرہ کار اور اثر ایکٹ کی دفعہ 18 کے ذریعے مقرر کیا جاتا ہے۔ دفعہ 18(1) میں کہا گیا ہے کہ مصالحتی کارروائی کے علاوہ آجر اور کارکن کے درمیان قرارداد کے ذریعے طے پانے والا تصفیہ قرارداد کے فریقین کے لیے پابند ہوگا؛ جبکہ دفعہ 18(3) میں کہا گیا ہے کہ مصالحتی کارروائی کے دوران طے پانے والا تصفیہ جو قابل نفاذ ہو گیا ہے، ذیلی دفعہ (3) کی شق (a)، (b)، (c) اور (d) میں مذکور تمام فریقین کے لیے پابند ہوگا۔ دفعہ 18(3)(d) یہ واضح کرتی ہے کہ، جہاں شق (a) یا (b) میں مذکور فریق کارکنوں پر مشتمل ہے، وہ تمام افراد جو ادارے یا ادارے کے حصے میں ملازم تھے، جیسا کہ معاملہ ہو، جس سے تنازعہ کا تعلق تنازعہ کی تاریخ سے ہے اور وہ تمام افراد جو بعد میں اس ادارے یا حصے میں ملازم ہو جاتے ہیں، بندوبست کے پابند ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ 25 فروری 1954 کو مصالحتی کارروائی کے دوران اپیل کنندہ اور ایمپلائز یونین کے درمیان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

طے پانے والا بندوبست نہ صرف مذکورہ یونین کے اراکین بلکہ اس تاریخ کو اپیل کنندہ کے قیام میں کام کرنے والے تمام کارکنوں کو پابند کرے گا۔اس کا لا محالہ مطلب یہ ہے کہ جواب دہندگان مذکورہ بندوبست کے پابند ہوں گے حالانکہ ان کا تعلق حریف یونین سے ہو سکتا ہے۔کارکنوں کو پابند کرنے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے کہ مذکورہ کارکنوں کا تعلق یونین سے ہے جو مصالحت کار کے سامنے تنازعہ کا فریق تھا۔دفعہ 18 کی پوری پالیسی صلح کی کارروائی کے دوران طے پانے والے بندوبست کو ایک طویل عمل دیتی دکھائی دیتی ہے،اور یہی وہ مقصد ہے جس کے ساتھ اس طرح کے بندوبست کے پابند افراد کے چار زمرے دفعہ 18،ذیلی دفعہ (3) میں بیان کیے گئے ہیں۔اس سلسلے میں ہم اس عدالت کے دو حالیہ فیصلوں کا حوالہ دے سکتے ہیں جہاں ایکٹ کی دفعہ 19(6)اور دفعہ 33(1)(a) کے تحت اسی طرح کے سوالات پر غور کیا گیا ہے۔(بذریعہ:ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز لمیٹڈ، پوربندر بنام ان کے کارکنان ([1])اور میسرز نیو بھارت موٹرز (پرائیوٹ) لمیٹڈ بنام کے ٹی مورس([2]))۔

اس حیثیت کا دفعہ 22(1)(d) کی تعمیر پر اہم اثر پڑتا ہے۔جب مذکورہ توضیع کسی بھی مصالحتی کارروائی کے زیر التواء ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے تو اس کا مطلب معقول طور پر کسی بھی مصالحتی کارروائی سے ہونا چاہیے جو مصالحتی افسر کے سامنے بندوبست کا باعث بن سکتی ہے اور جو تصفیہ تمام متعلقہ کارکنوں کو پابند کر سکتا ہے۔دوسرے لفظوں میں،اگر کسی یونین اور آجر کے درمیان مصالحتی کارروائی زیر التوا ہے اور یہ آجر کے تمام ملازمین سے متعلق معاملات سے متعلق ہے،تو مذکورہ مصالحتی کارروائی کی زیر التواء دفعہ 22(1)(d) کے تحت مذکورہ کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران عوامی افادیت خدمات میں ملازمت کرنے والے آجر کے تمام ملازمین کے خلاف ہڑتال پر جانے پر پابندی ہوگی۔ہماری رائے میں،یہ تعمیر دفعہ 18(3)(d) کے ذریعہ مقرر کردہ مصالحتی تصفیے کے اثر کے بارے میں مخصوص توضیعات کے مطابق ہوگی اور ایکٹ کی عمومی پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ ہوگی؛بصورت دیگر،یہ غیر ضروری طور پر صنعتی امن میں خلل ڈالے گا،اگر عوامی افادیت کی خدمت میں ملازمت کرنے والی ایک یونین کو ہڑتال پر جانے کی اجازت دی جائے حالانکہ مذکورہ یونین کے ارکان کے ساتھ ساتھ باقی کارکنوں کے مشترکہ مطالبات پر مذکورہ آجر اور اس کے دوسرے یونین کی نمائندگی کرنے والے دوسرے ملازمین کے درمیان مصالحتی کارروائی میں غور کیا جا رہا ہے۔یہ ایک اور معاملہ ہوگا اگر زیر بحث مصالحتی کارروائی ملازمین کے ایک مخصوص طبقے تک محدود مخصوص مطالبات تک محدود ہو۔ایسی صورت میں یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ دوسرے کارکن جو مذکورہ مطالبات میں دلچسپی نہیں رکھتے وہ مذکورہ کارروائی کے پابند نہیں ہو سکتے۔تاہم،یہ اس معاملے کا ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور پہلو ہے جس سے ہمیں موجودہ اپیل میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے دونوں یونینوں کی طرف سے اپیل کنندہ کو پیش کردہ دستاویزِ مطالبات دیکھا ہے، اور یہ واضح ہے کہ مذکورہ مطالبات اپیل کنندہ کے تمام ملازمین کا احاطہ کرتے ہیں نہ کہ ان میں سے صرف ایک حصے کا؛ دوسرے لفظوں میں، دونوں معاہدوں نے مطالبات کیے ہیں جن کا فائدہ اپیل کنندہ کے تمام کارکنوں کو حاصل کرنا تھا۔ وہ اپیل کنندہ کے زیرِ انتظام ادارے کے ایک الگ حصے سے تعلق رکھنے والے کارکنوں کے ایک حصے کے مطالبات نہیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دو یونینوں کی طرف سے کیے گئے مطالبات ہیں لیکن وہ ایک ہی بنیاد کا احاطہ کرتے ہیں اور درحقیقت وہ مزدوروں کے پورے گروہ کی طرف سے کیے گئے مطالبات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ درحقیقت اپیل کنندہ اور ایمپلائز یونین کے درمیان طے پانے والے مصالحتی بندوبست سے کارکن یونین کے اراکین کو اتنا ہی فائدہ ہوا ہے جتنا کہ ایمپلائز یونین کو۔ ایسا ہونے کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ نچلی عدالتوں نے ایکٹ کی دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات پر غیر ضروری طور پر تنگ اور محدود تعمیر کرنے میں غلطی کی تھی۔ ہماری رائے میں، اپیل کنندہ اور ایمپلائز یونین کے درمیان مصالحتی کارروائی کا زیرِ التوا ہونا دفعہ 22(1)(d) کی توضیعات کو زیرِ بحث ہڑتال کی طرف راغب کرتا ہے اور مذکورہ ہڑتال کو ایکٹ کی دفعہ 24(1)(i) کے تحت غیر قانونی بناتا ہے۔ اگر ہڑتال غیر قانونی ہے تو اس کے بعد جواب دہندگان نے مغربی بنگال سیکورٹی ایکٹ کی دفعہ 2(9)(e) کے مطابق تخریبی سرگرمی میں حصہ لیا ہے اور اس طرح مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت قابلِ سزا جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اس کے مطابق ہم جواب دہندگان کے حق میں عدالت عالیہ کے ذریعے حکم برأت کو کالعدم قرار دیں گے اور انہیں الزام عائد کیے گئے جرم کا مجرم قرار دیں گے۔ سالیسیٹر جنرل نے ہمیں منصفانہ طور پر بتایا ہے کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں مدعا علیہان کی اثباتِ جُرم اور ان کے خلاف بھاری اثباتِ جُرم کے لیے دباؤ ڈالنے کے مقصد سے نہیں بلکہ قانون کے اہم سوال پر فیصلہ حاصل کرنے کے لیے آیا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 22(1)(d) کی تعمیر کے حوالے سے۔ اس مقدمے کے حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ انصاف کے مقاصد پورے ہوں گے اگر ہم مدعا علیہان کو الزام عائد کیے گئے جرم کا مجرم قرار دیں اور ہدایت کریں کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک روپے جرمانہ ادا کرنا چاہیے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document